سوال

(85) وراثت کا ایک مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ مجھے اپنے حقیقی ماموں (شیخ محمد سمیع مرحوم) کی وراثت تقسیم کےلیے قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی درکار ہے۔ مرحوم غیر شادی شدہ تھے۔ ان کا انتقال ۱۹۷۹ء میں ہوا جبکہ ان کے والدین ان کی وفات سے قبل ہی وفات پاچکے تھے۔ مرحوم کے وارثان میں مندرجہ ذیل افراد شامل ہیں:

حقیقی ہمشیران: ۵(پانچ)، پھوپھی: ۱(ایک)، چچازاد بہن: ۱(ایک)، چچازاد بھائی: ۱(ایک) جو مرحوم سے پہلے ہی ۱۹۷۵ میں فوت ہوئے، وہ درج ذیل ہیں:

(ان چچازاد کی اولاد) بیٹے: ۴(چار)، بیٹیاں: ۴(چار)

براہِ کرم مذکورہ رشتہ داروں میں وراثت کی تقسیم کےلیے رہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں وراثت کی تقسیم درج ذیل ہے:

پانچ (۵) حقیقی ہمشیروں کا حصہ: دو تہائی (۲/۳)

دلیل کےلئے دیکھئے سورۃ النساء آیت: ۱۷۶

باقی بچا ایک تہائی (۱/۳) یہ حصہ

حدیث: «الحقوا الفرائض باہلہا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر» وراثت کو اس کے حق داروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ (میت کے) سب سے زیادہ قریبی مرد رشتہ دار کا حصہ ہے۔ (صحیح بخاری: ۶۷۳۲ و صحیح مسلم: ۱۶۱۵)

کی رو سے چچازاد بھائی کے چاروں بیٹوں کو ملے گا۔ اس حدیث کی رو سے، صورتِ مسئولہ میں میت کی پھوپھی، میت کی چچازاد بہن اور چچازاد بھائی کی بیٹیاں وراثت سے محروم رہیں گی۔

تنبیہ:

یہ جواب صرف اسی حالت میں ہے کہ میت کا دوسرا کوئی قریبی رشتہ دار موجود نہیں ہے۔ صرف وہی رشتہ دار ہیں جو اس سوال میں مذکور ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص235

محدث فتویٰ